بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزنامہ الفضل

یوم پنجشنبہ

۳ - ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۲۱ - ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ | ۳ - ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر درد کی تکلیف سے تو نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر آج حضور کو حرارت اور ضعف کی شکایت ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور بخار ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل بخار سے آرام رہا تھا مگر آج پھر تیز بخار ہوگیا۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتی ہیں۔ کہ عزیز کی بحالی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔۔۔ ۲۱ شعبان ۱۳۶۱ھ

موجودہ جنگ اور جماعت احمدیہ

ٹھیک تین سال قبل یعنی ۳۱ اگست و یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کی درمیانی رات کو دنیا کی موجودہ جنگ شروع ہوئی تھی۔ اور آج اس کا چوتھا سال شروع ہو رہا ہے اس تین سال کے عرصہ میں دنیا کیا سے کیا ہوگئی۔ کتنے انقلاب رونما ہو چکے۔ کس قدر تباہیاں آئیں۔ اور بنی نوع انسان کیسے کیسے مصائب کا شکار بن چکا۔ اس کے متعلق کچھ تو اخبار بین جانتے ہیں۔ اور باقی تفاصیل جنگ کے اختتام پر ہی معلوم ہو سکیں گی۔ جنہیں دیکھ کر ہر شخص دنگ رہ جائے گا۔ آج اس کا چوتھا سال شروع ہو رہا ہے۔ اور معلوم نہیں کتنے سال اور شروع ہوں گے۔ اور کتنے ختم ہوں گے۔ اس وقت دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ چنگاری جو نازی فتنہ پردازوں نے آج سے ٹھیک تین سال قبل ڈنزگ میں سلگائی تھی اس وقت تک کئی ممالک کو کلیتہً بھسم کر چکی ہے۔ اور باقی ماندہ بھسم کرتی جا رہی ہے۔

موجودہ جنگ ڈنزگ سے شروع ہوئی تھی جو پولینڈ کا ایک معمولی سا شہر ہے۔ اور جس کی آبادی چند لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اس چھوٹے سے رقبہ سے شروع ہو کر آج جنگ عالمگیر حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ دنیا کے پانچوں براعظم یعنی ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ امریکہ اور آسٹریلیا اس وقت جنگ کی آگ میں جھونکے جا چکے ہیں۔ یورپ میں سویڈن۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ اور پرتگال کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو چھوڑ کر باقی سب کی سب اس کا شکار ہو چکی ہیں۔ ایشیاء میں افغانستان اور ٹرکی کے سوا کوئی ملک اس سے باہر نہیں۔ افریقہ میں انگورا اور موزنبک وغیرہ پرتگالی مقبوضات کے سوا سارا براعظم اس میں شامل ہے۔ اور یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ میں سے بولیویا۔ پیراگوئے اور ارجنٹائن کی ریاستیں ابھی عملی طور پر اس سے باہر ہیں۔ گویا اس وقت جنوبی امریکہ میں سے چلی۔ پیرو۔ برازیل یوراگوئے۔ کولمبیا۔ وینزولا۔ گائنا اکیوڈور شمالی امریکہ میں کینیڈا۔ الاسکا۔ امریکہ۔ میکسیکو۔ پانامہ۔ کاسٹاریکا۔ نکاراگوا۔ ہانڈورس۔ افریقہ میں مصر لیبیا۔ الجیریا۔ مراقش۔ مغربی افریقہ سارا لونا۔ نائیجیریا۔ گولڈ کوسٹ لائبیریا۔ سوڈان۔ ایبے سینیا۔ اریٹریا۔ کیمرون۔ اطالوی سمالی لینڈ۔ برٹش سمالی لینڈ۔ کینیا۔ ٹانگانیکا۔ کانگو۔ جنوبی افریقہ۔ اور جنوب مغربی افریقہ یورپ میں جرمنی۔ برطانیہ۔ فرانس اٹلی۔ ناروے۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ فن لینڈ۔ ڈنمارک۔ پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ۔ ہنگری۔ بلغاریہ۔ رومانیہ۔ یونان یوگوسلاویہ۔ اور البانیہ۔ ایشیا میں جاپان۔ روس۔ شام۔ فلسطین عراق۔ ایران۔ ٹرانس جارڈن۔ ہندوستان۔ برما۔ چین۔ ملایا۔ جاوا سماٹرا۔ فلپائن۔ سیام۔ ہند چینی وغیرہ چار درجن سے زیادہ ممالک اس جنگ میں شریک ہیں۔ اور اگر بحرالکاہل، اور دیگر سمندروں کے چھوٹے چھوٹے جزائر کو شامل کر لیا جائے۔ تو یہ تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔

اس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے۔ کہ ساری دنیا بے مثال مصیبت میں مبتلا ہو چکی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہر انسان اس کا اثر محسوس کر رہا ہے یہ عالمگیر تباہی۔ یہ بے مثال بربادی اور انسانی خون کی بے نظیر ارزانی کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ ہم اس سے یونہی گزر جائیں۔ ہر انسان کو جسے خدا تعالیٰ نے عقل اور سمجھ دی ہے۔ اور جسے شعور عطا کیا ہے۔ ان واقعات پر جو دنیا میں ہو رہے ہیں۔ ان حیرت ناک، اور عجیب و غریب واقعات پر پوری طرح غور کرنا چاہیئے۔ وہ انسانی جان جسے بچانے کے لئے بعض اوقات لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ کس بے دردی سے ضائع کی جا رہی ہے۔ تازہ مثال روسی محاذ جنگ ہے۔ جرمنوں نے اپنی پیش قدمی جاری رکھنے کے لئے دریائے ڈان کو پار کرنا تھا اس کے لئے انہوں نے اس کثرت سے جانی قربانیاں پیش کی ہیں۔ کہ دریا میں پانی کی جگہ خون بہنے لگ گیا۔ پھر جا بجا دو پر۔ مکانوں۔ کارخانوں۔ ریلوے لائنوں سڑکوں۔ پلوں وغیرہ پر جو تباہی آ رہی ہے۔ اس سے کون واقف نہیں۔ پھر اس تباہی سے پرند۔ چرند۔ اشجار۔ اثمار اور فصلیں وغیرہ بھی محفوظ نہیں۔ مختصر یہ کہ دنیا کی کوئی چیز شاید ہی ایسی ہو۔ جو اس عذاب سے بچی ہوئی ہو۔ ورنہ آج جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا

ہر طرف یہ آفت جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے

فی الحقیقت ہر طرف اس کے ہاتھ پھیل چکے ہیں یہ واقعات ایسے ہیں۔ کہ ہر انسان کے دل میں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق پر اس قدر تباہی و بربادی۔ ہلاکت اور مصائب کیوں لا رہا ہے۔ اس کی بے انتہا قدرتیں اور غیر محدود طاقتیں دنیا پر اس ظلم و ستم کی اجازت کیوں دیتی ہیں۔ اور وہ ظالموں کے ہاتھ کو کیوں نہیں روکتا۔

دراصل اس عالمگیر آفت، اور تباہی کی غرض یہ ہے۔ کہ انسانوں کے دل نرم ہوں اور مادی ترقیات نے ان کے قلوب پر بے دینی۔ اور لامذہبیت، بلکہ دہریت کے جو پردے ڈال رکھے ہیں۔ وہ چاک ہو جائیں۔ انسان پھر خدا کی طرف متوجہ ہو اس بچہ کی طرح جو اپنی ماں سے جدا ہو گیا ہو۔ پھر اس کی گود میں آ جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنی ترقیات اپنی علمی موشگافیوں اور نت نئے انکشافات کو اپنی حفاظت اور اپنے بچاؤ کے لئے ناکافی پاکر انسان اس وراء الورا اور قادر مطلق ہستی کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس بات کو محسوس کرے۔ کہ حقیقی ملجاؤ ماوےٰ حقیقی آسرا اور حقیقی محافظ وہی ہے۔ دنیا میں تمدنی معاشرتی اور اقتصادی مشکلات کا حل اپنے اپنے طور پر دریافت کرنے اور اسے زبردستی دوسروں سے منوانے کی بجائے اس قانون کو تسلیم کرلے۔ جو عالم الغیب اور حکیم وعلیم ہستی نے اپنے بندوں پر رحم کرکے عطاء کیا ہے۔ تاکہ دنیا میں یکرنگی مساوات اور امن وامان کا دور دورہ ہو جائے۔

جنگ کے اس مقصد و مدعا کو دنیا کے سامنے جملہ اقوام بلکہ جملہ ممالک کے جملہ افراد کے سامنے لانے کے لئے اس جنگ کے برپا ہونے سے بہت عرصہ قبل خدا تعالیٰ نے اپنا مامور و مرسل مبعوث فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جماعت قائم کرکے دین الہٰی کی تبلیغ واشاعت کا کام اس کے سپرد کیا۔ اب اللہ تعالیٰ غیر معمولی جنگوں کے ذریعہ انسانوں کے قلوب میں رقت اور خشیت پیدا کرکے جماعت احمدیہ کے کام میں سہولت اور آسانیاں پیدا کر رہا ہے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے۔ لوہے کو گرم کرنا آسان نہ تھا۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ نے خود بخود کردیا۔ اتنی بڑی دنیا اور اس قدر کثیر التعداد ممالک اور بے شمار انسانوں کے اندر بیداری حرکت اور توجہ پیدا کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اگر یہ کام بھی ہمیں کرنا ہوتا۔ تو معلوم نہیں کب اور کس طرح کرسکتے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ نے خود کردیا۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے۔ ہمیں اپنی ساری طاقت اور ہمت حق کی اشاعت میں لگا دینی چاہیئے۔ اور توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ یقیناً ہمیں کامیابی عطا کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی جانی اور مالی قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ دنیا کا ہر انقلاب اپنے مامور کی جماعت اور اپنے دین کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ضروری گزارش

الفضل مورخہ ۱۲ ظہور ۱۳۲۱ہش میں آپ حضرات سے تاکیدی طور پر عرض کیا گیا تھا۔ کہ اپنی مجالس کی تنظیم انتخاب کرکے اس کی فہرست تین دن کے اندر اندر دفتر خدام الاحمدیہ مرکز میں بھجوادیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ تاحال بہت سی مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ آپ حضرات کی یہ غفلت نہایت درجہ افسوسناک ہے۔ قومی کاموں میں اس قسم کی سستی بسا اوقات بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ یاددہانی کراتا ہوں۔ کہ الفضل مورخہ ۱۲ ظہور ۱۳۲۱ہش کے صـ۲ پر شائع شدہ ہدایات کے مطابق فوری طور پر تنظیم انتخاب کرکے فہرست بھجوادیں۔ اب اس میں کسی قسم کی دیر نہیں ہونی چاہیئے۔

کچھ عرصہ سے دیکھا جارہا ہے۔ کہ رپورٹوں کے بھجوانے میں بھی قائدین سستی سے کام لے رہے ہیں۔ ماہ وفا کی رپورٹیں ابھی تک اکثر مجالس کیطرف سے نہیں آئیں۔ اور ماہ ظہور بھی ختم ہوگیا ہے۔ براہ کرم رپورٹیں بہت جلد بھجوائیں۔ اور آئندہ کے لئے ان کے بروقت بھجوانے کا انتظام کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تاریخ وفات

میرزا سلطان کی نعم القرین
والدہ مرزا رشید احمد کی آہ
از سر افسوس اکمل نے کہا

معدنِ برلاس کی دُرِّ ثمین
راہئ ملک بقا جب ہوگئیں
احمدی خورشید بیگم چل بسیں
۱۳۶۱ھ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبل از نزول بلا تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے

"عادت اللہ یہی ہے۔ کہ جب انسان امن کے زمانہ میں ہو۔ اور وہ گزر جائے۔ اور اس اثنا میں کوئی رجوع خدا کی طرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو۔ تو پھر خطرناک زمانہ میں واویلا شور مچانا اس کے کام آیا نہیں کرتے۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا۔ تو کہا کہ اب میں موسےٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا۔ مشکل یہ ہے کہ دُنیا داروں کو ان کے اپنے سلسلوں اور پیچ در پیچ معاملات سے ہرگز فرصت نہیں ہے۔ کہ وہ رُوح کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ اور خدا کا خوف بھی محسوس کریں۔ اگر کچھ خوف ہے تو گورنمنٹ کا اور امید ہے تو اسباب سے یا اپنے مکر و فریب سے اس زمانہ میں جو توکل کا نام لے۔ وہ دیوانہ اور مخبوط الحواس ہے۔ اس کا نام مسلوب العقل رکھا جاتا ہے۔ یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلا وہ تبدیلی کرے۔ لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا۔ اور اس کی نظر اسباب اور مکروحیلہ پر ہے۔ تو سوائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کردے۔ اور کیا انجام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مرد گھر کا کشتی بان ہوتا ہے۔ اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی اسی لئے کہا الرجال قوامون علی النساء اسی کی رستگاری کے ساتھ اس کے اہل وعیال کی رستگاری ہے۔ اور ولایخاف عقبٰھا سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو ان کے پس ماندوں کی کوئی پروا نہیں ہے۔ اس وقت اس کی بے نیازی کام کرتی ہے"

(الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء)

شکریہ احباب و بزرگانِ جماعت

اخبار الفضل میں میری ترقی کا اعلان ہونے کے بعد خاکسار خادم کو مختلف اطراف و جوانب سے مبارکباد کے کثرت سے خطوط پہونچے ہیں۔ جن کا میں فرداً فرداً جواب نہ دے سکنے کی وجہ سے الفضل کے ذریعہ اپنے احبا اور بزرگ کرم فرماؤں کا اجتماعی رنگ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مبارکباد کے اس قدر خطوط دیکھ کر مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور بے اختیار میرا ذہن اپنے محبوب ومحسن آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہوا۔ اور میں نے سوچا کہ حضور کی دعاؤں نے ایک مجھ سے نالائق اور کمزور غلام کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ اور پھر میں نے سوچا کہ اگر حضور کی دعائیں ایک ایسے شخص کے حق میں ہوتیں۔ جو قابل اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہوتا۔ تو اس کی اس قدر غیر معمولی ترقیات کے متعلق گمان کیا جاسکتا تھا۔ کہ شائد یہ اس کی اپنی لیاقت کا نتیجہ ہیں۔ لیکن خدا کے برگزیدوں کی دعائیں ہمیشہ ایسے انسانوں کے متعلق اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ جو دنیاوی جاہ وعزت سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں۔ سو میں اپنے محسن اور مربی آقا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر ممبر کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خصوصاً سیدہ حضرت ام المومنین اطال اللہ عمرہا جن کی دعاؤں کے طفیل خدا نے ان کے ایک ناچیز غلام کو اس عہدہ پر سرفراز فرمایا۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ ہم سب کے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ اور دار الآخرت میں بھی اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی غلامی میں رکھے۔ میں سب کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خاکسار جماعت احمدیہ کا ایک ادنےٰ ترین خادم اختر

افسوسناک انتقال میرے ابا جان ڈاکٹر احمد خان صاحب آف جودھپور دو ماہ بیمار رہ کر ۲۴ اگست بوقت ایک بجے دن اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون چونکہ جنازہ قادیان لانے کی انتہائی کوشش کرنیکے باوجود کوئی صورت پیدا نہ ہوئی۔ اس لئے حضور کو تار دیکر مرکز سے

خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقررہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے۔ (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) مہتمم تبلیغ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات ملک نور خان صاحب مہاجر دیاقادیان

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان

(۱)

مَیں چھوٹی عمر میں سُنا کرتا تھا۔ کہ امام مہدی اور عیسٰی علیہ السلام جب آئیں گے۔ تو دُنیا میں اسلام پھیلائیں گے۔ شروع ۱۸۹۹ء میں جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے نومسلم نے مجھے میرے گاؤں سروالہ ضلع کیمل پور میں آکر بتلایا۔ کہ حضرت امام مہدی آگئے ہیں۔ اور قادیان نامی ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ اس پر مجھے حضور کے دیکھنے کا بڑا شوق پیدا ہؤا۔ اس کے بعد میں نے حضرت اقدس کو خواب میں بھی دیکھا۔

(۲)

آخر جون ۱۸۹۹ء میں حضرت میاں مبارک احمد صاحب کے عقیقہ کے دن میں قادیان پہونچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی۔ حضور کا چہرۂ مبارک دیکھتے ہی میرا دل محبت سے بھر گیا۔ اور میں نے مان لیا۔ کہ واقعی یہ خدا تعالےٰ کے سچے برگزیدہ امام مہدی ہیں۔ بعد ازاں قریباً تین سال تک میں قادیان میں رہا۔ عموماً شام کی نماز کے بعد حضور انور مسجد مبارک کی نشست گاہ پر تشریف فرما ہوتے۔ اور قادیان کے بزرگ اور باہر سے آنے والے مہمان حضور کی زیارت کرتے۔ اس وقت اکثر گفتگو سننے کا موقعہ ملتا تھا۔ ویسے تو بے شمار واقعات ہیں۔ جن کو تفصیلاً لکھنے سے بہت بڑی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مگر مختصراً چند حالات عرض کرتا ہوں۔

(۳)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیمار ہوگئے۔ کسی مرض کا سخت دورہ تھا۔ حضور انور نے کہلا بھیجا۔ کہ جمیع احباب مسجد اقصٰی میں جاکر دُعا کریں۔ چنانچہ قریباً ستر آدمی مسجد اقصٰی میں جمع ہوگئے۔ اور سب نے کھڑے ہوکر زور زور سے دُعا کی۔ حتی کہ شور پڑگیا۔ قریباً نصف گھنٹہ دُعا کی گئی اور دوست واپس ہُوئے۔ واپسی پر معلوم ہؤا۔ کہ حضور کو تکلیف سے افاقہ ہے۔

(۴)

حضورِ انور باہر سیر کو تشریف لے جاتے تو میں بھی ہمراہ جایا کرتا تھا۔ حضور علیہ السلام چلتے ہُوئے تقریر فرماتے جاتے تھے۔ اور ہمراہی سنتے جاتے تھے۔ سیر کرتے ہُوئے بھٹیکری والا تک، اور کبھی بسراواں تک تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(۵)

گرمیوں میں سکول سویرے لگ جاتا تھا۔ ایک دفعہ ہم لوگ تپڑوں پر بیٹھے ہُوئے پڑھ رہے تھے۔ کہ حضورِ انور سیر فرما کر معہ دیگر احباب مدرسہ کے صحن میں تشریف لائے۔ اور لڑکوں کو پڑھتے ہُوئے دیکھ کر بہت خوش ہُوئے۔

(۶)

ایک دفعہ حضورِ انور کا فوٹو کھچوانے کے لئے غالباً لاہور۔ یا امرتسر سے فوٹو گرافر بلوایا گیا۔ مدرسہ کے صحن میں فوٹو کھنچوانے کا انتظام ہؤا۔ حضور انور کو ایک کرسی پر بٹھایا گیا۔ باقی دوست پیچھے کھڑے ہوگئے۔ فوٹو گرافر نے فوٹو لینے سے قبل کئی دفعہ حضور کا چہرہ دیکھا اور پھر وُہ کیمرہ کو چھوڑ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں آجاتا۔ اور حضور سے چہرۂ مبارک کو اونچا کرنے کی درخواست کرتا اس کے بعد وُہ کیمرہ کے پاس چلا جاتا۔ مگر جب وُہ کیمرہ کے اندر سے دیکھتا۔ تو اُسے حضور علیہ السلام کی نگاہ نیچی نظر آتی اور چہرۂ مبارک بھی کچھ نیچے ہو جاتا۔ وُہ پھر آکر عرض کرتا۔ تقریباً چار دفعہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور آخر فوٹو لے لیا۔ اس کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قرآن شریف کے درس میں غضِ بصر کی تشریح کرتے ہُوئے مثال دی۔ کہ آپ لوگوں نے حضرت صاحب کو فوٹو کے روز دیکھا تھا۔ کہ بار بار فوٹو گرافر حضور کے چہرہ کو اُٹھواتا۔ مگر حضورُ کی نظر پھر نیچے ہو جاتی تھی۔ چونکہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی فطرت میں یہ غضِ بصر موجود ہوتا ہے۔ اور اُن کی نگاہیں خود بخود نیچے رہتی ہیں (نوٹ) یہ واقعہ اُس سے الگ ہے۔ جو حضرت نواب صاحب کے مکان کے صحن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فوٹو کھچوانے کا پیشتر ازیں الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ خاکسار مرتب)

(۷)

حضور علیہ السلام دن کو جس تخت پوش پر بیٹھ کر بالائی منزل میں کام کرتے تھے رات کو اُسی تخت پوش پر یہ خاکسار۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے۔ اور خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ابن شادی خان صاحب مرحوم باری باری سویا کرتے۔ اور پہرہ دیا کرتے تھے۔ حضور ان دنوں رات کو نچلی منزل میں رہتے تھے۔ سردی کا موسم تھا۔ اور ان ایام میں حضورؑ "اعجاز المسیح" لکھ رہے تھے۔ ہمیں نیچے سے حضور کی آواز سُریلی سی آیا کرتی تھی جس سے یہ محسوس ہوتا تھا۔ کہ حضور لکھتے وقت پڑھتے ہُوئے دھیمی سی آواز بھی نکالا کرتے تھے۔ رات بھر حضور کام کرتے رہتے جس وقت ہم لوگ سو جاتے۔ اس وقت بھی حضورُ لکھتے رہتے۔ جب ہماری نیند کھُلتی۔ یہی معلوم ہوتا۔ کہ حضورُ بیٹھے لکھ رہے ہیں۔ جب صبح کی اذان ہوتی۔ تو ہم لوگوں کے وضو کرنے سے پہلے ہی حضور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے آیا کرتے تھے۔ میں اس وقت یہی خیال کرتا تھا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات دن لکھنے میں مصروف رہتے ہیں

(۸)

احمدیہ چوک میں جہاں اب حضرت نواب صاحب کی دوکانیں واقعہ ہیں۔ پہلے سفید زمین تھی۔ اور حضرت اقدس کی ملکیت۔ ایک روز حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ہم لوگوں کو مدرسہ سے چھٹی دلوائی۔ اور حکم دیا۔ کہ ڈھاب کے کنارے جو خشک اینٹیں پڑی ہیں۔ وُہ لڑکے اُٹھا لائیں۔ چنانچہ ہم سب وہ اینٹیں ایک دوسرے کو پکڑاتے گئے۔ جیسا کہ آج کل وقارِ عمل کے موقعہ پر مٹی کی ٹوکریاں ایک دوسرے کو پکڑائی جاتی ہیں۔ اور ایک رات دن میں ہی کئی معمار لگا کر عمارت تیار کر لی گئی۔ شام کی نماز کے بعد جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کی شہ نشین پر تشریف فرما ہُوئے۔ تو حضرت ناناجان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ذکر کیا۔ کہ حضورُ ان لڑکوں نے آج بڑا کام کیا ہے۔ تمام عمارت کی اینٹیں ان لڑکوں نے پہنچائی ہیں۔ حضور یہ سُنکر بہت خوش ہُوئے۔ (یہ مکان حضرت مولوی شیر علی صاحب کی رہائش کے لئے تیار کرایا گیا تھا)

(۹)

یہ عمارت تیار ہونے کے بعد مخالفین سلسلہ (مرزا امام الدین و نظام الدین صاحبان) نے مسجد مبارک میں آنے والا راستہ دیوار بنا کر بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے نمازیوں کو بڑا چکر کاٹ کر شمالی طرف سے ہوتے ہُوئے آنا پڑتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد حضور علیہ السلام نے نمازِ صبح کے وقت الہام سُنائے۔ چکی پھرے گی۔ اور قضاء و قدر نازل ہوگی الخ۔

ان الہامات سے ہم نے سمجھا۔ کہ اب دیوار گرا دی جائے گی۔ چنانچہ مقدمہ کا فیصلہ احمدیوں کے حق میں ہؤا اور سرکاری حکم سے دیوار گرائی گئی۔

(۱۰)

ایک دفعہ جمعہ کے روز میں حضور کی ڈیوڑھی پر آکھڑا ہؤا۔ حضور انور جمعہ کے لئے مسجد اقصٰے میں تشریف لے گئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی ہمراہ تھے۔ جب حضور مسجد میں داخل ہُوئے، تو میں نے حضور علیہ السلام کی جوتیاں اٹھائیں جس وقت حضور علیہ السلام نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر واپس ہُوئے تو میں بھی جوتیاں مسجد سے باہر رکھنے کے لئے ساتھ تھا۔ ایک شخص نے مسجد میں حضور کے سامنے زمین پر سر رکھ دیا (سجدہ کیا) حضور نے ہاتھ پکڑ کر اس کا سر اٹھایا اور فرمایا:۔ "او میاں اس طرح مت کرو۔ اس طرح کرنا منع ہے!" وُہ شخص اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ اور حضور نے اس سے ہاتھ ملا کر اُسے مصافحہ کا شرف بخشا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱۱)

گرمی کے موسم میں عشاء کی نماز کے بعد میں بورڈنگ سے آتا۔ اور حضور کی قیامگاہ سے لوٹا لے کر مسجد اقصےٰ کے کنوئیں سے بھر کر حضور کے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی لایا کرتا تھا۔ کئی دفعہ جب میں دادی سے لوٹا مانگتا تو حضور علیہ السلام خود مجھے لوٹا پکڑا دیتے۔ اور کئی دفعہ ایسا اتفاق بھی ہوا۔ کہ میری واپسی پر دادی کو آواز دینے پر حضور انور خود ہی تشریف لاتے۔ اور ٹھنڈے پانی کا بھرا ہوا لوٹا مجھ سے پکڑ لیتے۔ دادی میاں شادی خان صاحب کی والدہ تھی۔ اس وقت حضور اوپر والی منزل میں رات کو تشریف فرمایا کرتے تھے ؛

(۱۲)

ایک دفعہ جبکہ گرمی کا موسم تھا۔ سلسلہ کے مخالف گولڑہ کے پیر صاحب کا ایک مرید قادیان میں آیا۔ وہ شخص چند روز مہمانخانہ میں ٹھہرا۔ نمازوں میں آکر شریک ہوتا تھا۔ ہم لوگ چوکس رہتے تھے۔ کہ وہ کہیں حضور علیہ السلام پر حملہ نہ کردے۔ ایک دن ظہر کی نماز کے وقت وہ شخص چھوٹی مسجد سے اس کوٹھڑی میں آگیا۔ جہاں ہم لوگ نماز کے لئے کھڑے تھے۔ اور جو حضور کے کمرہ بیت الدعا اور مسجد کے درمیان واقع ہے۔ نماز کے بعد جب حضور واپس تشریف لے جانے لگے۔ تو اس شخص نے حضور سے اجازت مانگی۔ اور کہا۔ حضرت مجھے اجازت ہو۔ میں آج جاؤں گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو۔ حضور اندر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضور نے اندر والا دروازہ کھولا۔ اور پانچ روپے اس شخص کو دے دیئے۔ اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ حضور علیہ السلام کا یہ حسن سلوک دیکھ کر ہمیں سخت حیرت ہوئی

تریاق الاطفال
بچوں کی بدہضمی ہرے پیلے دست سوکھا وغیرہ تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ اور دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ اس کا جزو اعظم موتی ہیں قیمت ایک ماہ کی خوراک تین روپے
طبیہ عجائب گھر قادیان

نزولِ مہدی کا عقیدہ اور موجودہ دور کے مسلمان

مسیح اور مہدی کی بعثت کی پیشگوئی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں جہاں آخری زمانہ کے مسلمانوں کے ادبار و تنزل کی خبر دی تھی وہاں آپ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی۔ کہ جب روحانیت اٹھ جائے گی۔ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ علماء ربانی ایک ایک کر کے فوت ہو جائیں گے۔ اور علماء کی مسند پر ایسے لوگ بیٹھ جائیں گے۔ جو خود اسلام اور قرآن سے ناواقف ہوں گے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی ہدائت کے لئے ایک ایسا شخص مبعوث فرمائے گا۔ جو مہدویت اور مسیحیت کا خلعت پہنے ہوئے ہوگا۔ اس کی مبارک آمد تمام مسلمانوں کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہوگی۔ اسلام از سر نو زندہ ہوگا۔ دین اکناف عالم میں پھیلے گا۔ ادیان باطلہ زک اٹھائیں گے اور محمدیت کا سورج پھر اپنی پوری آب و تاب سے دنیا کو منور کرنے لگ جائے گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں نے ایک عظیم الشان عروج کے بعد انتہائی پستی کا مشاہدہ کیا۔ وہ ترقی کے مینار پر پہونچ چکے تھے۔ کہ اپنی شومئی قسمت سے گر گئے۔ قومیں ان پر ہنسیں دشمن نے ان پر ٹھٹھا کیا۔ مخالف شاداں و فرحاں ہوئے۔ کہ آخر مسلمان بھی دورِ انحطاط کا شکار ہو گئے۔

بعثت مسیح موعود

مگر ان کی یہ خوشی پائدار ثابت نہ ہوئی کیونکہ خدا نے مسلمانوں کے جمود کو دیکھ کر پھر ان میں قوت عمل پیدا کرنے کے لئے ایک مزکی کو بھیجا۔ وہی مزکی مسیح موعود تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوا۔ اور جس کی آمد اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کا ذریعہ تھی۔ مگر آہ مسلمان جو انتہائی پستی میں گر چکے تھے۔ انہوں نے اس کی مخالفت شروع کردی۔ اسے جھوٹا اور مفتری قرار دینا شروع کر دیا۔ اور اپنی نادانی سے اس تنے کو کاٹنے کے درپے ہو گئے۔ جس کے سایہ میں انہوں نے اور ان کی آئندہ نسلوں نے آرام کرنا تھا۔ یہ تنہ تو نہ کاٹا گیا۔ کیونکہ کہنے والے نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

اے وہ شخص جو میری طرف کلہاڑے اٹھا اٹھا کر بھاگتا ہے۔ تو باغبان سے ڈر کہ میں ایک پھلدار شاخ ہوں۔ اور کوئی باغبان یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے باغ میں سے وہ درخت کاٹ دیا جائے۔ جو سب سے زیادہ پھلدار ہو۔ لیکن نادانوں نے مخالفت کی۔ اسے تباہ و برباد کرنے کی پوری سعی اور جدوجہد کی۔ چاہا۔ کہ وہ ترقی نہ کرے۔ مٹ جائے۔ اور نیست و نابود ہو جائے۔ مگر وہ درخت بڑھا پھولا۔ اور پھلا۔ یہاں تک کہ آج اس درخت کے سایہ میں لاکھوں نفوس آرام کر رہے اور اس کی ٹھنڈی اور پر لطف ہواؤں میں مزے حاصل کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کی حالت

اس کے مقابلہ میں ان مسلمانوں کی جنہوں نے مہدئ معہود کی آواز پر کان نہیں دھرا تھا۔ آج کیا حالت ہے۔ اس کا پتہ مسلمان اخبارات و رسائل کے مطالعہ سے لگ سکتا ہے۔ کوئی دن نہیں جاتا۔ جب ان کی طرف سے یہ نوحہ نہ سنا جاتا ہو کہ مسلمان مٹ گئے۔ ان کا مستقبل تاریک ہو گیا۔ پھر وہ بڑی بڑی موشگافیاں کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہمارے تنزل کی یہ وجہ ہے وہ وجہ ہے۔ مگر کوئی آنکھ حقیقی وجہ تنزل کو نہیں دیکھتی۔ اور اگر وہ وجہ تنزل بتائی جاتی ہے۔ تو انکار پر اصرار کیا جاتا ہے ؛

"زمزم" ۲۳ اگست میں "مسلمانوں کا تاریک مستقبل" کے زیر عنوان پھر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اپنے انحطاط کا رونا روتے ہوئے گزشتہ "دینی راہنماؤں" پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ "ہمارے دینی راہنماؤں نے کم تر۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ کی طرف زور دیا اور زیادہ تر وعدۂ خداوندی اور نزول مہدی کی طرف اشارہ اور ہدائت کر کے خاموش ہوتے رہے"۔

گویا بالفاظ "زمزم" مسلمان اس لئے گرے کہ ان کے دینی راہنماؤں نے عقل و خرد سے کام نہ لیا۔ انہوں نے اس بات پر زور نہ دیا۔ کہ مسلمانوں کو کوشش اور جدوجہد سے کام لینا چاہیئے۔ بلکہ نزول مہدی کی طرف اشارہ اور ہدائت کر کے خاموش ہو جاتے رہے ؛

مہدی کے متعلق غلط عقیدہ

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ فیج اعوج کے مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو چکا تھا۔ کہ مہدی معہود جب آئے گا۔ تو زمین اس کے لئے اپنے تمام خزانے اگل دیگی۔ وہ کفار کو تہ تیغ کر کے مسلمانوں کی حکومت قائم کر دے گا۔ اور ان کے گھر زر و اموال سے بھر دے گا۔ یہ خیال فی الحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تعلیم کے خلاف تھا۔ اسلام جبر و تشدد کی اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ مسلمانوں کو خزانے دینے کا یہ مطلب ہو سکتا تھا۔ کہ ظاہری مال انہیں دیا جائیگا کیونکہ ظاہری مال و دولت تقسیم کرنے کے لئے مامورین دنیا میں نہیں آیا کرتے ؛

ایک حکمت

لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اگر وہ دینی راہنما زیادہ تر نزول مہدی کی طرف اشارہ اور ہدائت کر کے خاموش ہو جاتے رہے۔ تو اس میں بھی ایک بھاری حکمت تھی۔ جس کو مسلمانوں نے نہ سمجھا۔ درحقیقت وہ نزول مہدی کیطرف اشارہ کر کے اس لئے خاموش ہو جاتے رہے۔ کہ ان کے نزدیک ایسے تنزل کے زمانہ میں کوئی جدوجہد مسلمانوں کو ابھار نہیں سکتی تھی۔ بلکہ ایسے وقت میں انکی ترقی کا ایک ہی سامان ہو سکتا تھا کہ وہ مہدئ معہود کو قبول کریں۔ اسی لئے انہوں نے لیس للانسان الا ما سعیٰ پر زیادہ زور نہ دیا کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ سعی بھی وہی کارآمد ہو سکتی ہے۔ جو کسی نظام کے ماتحت کی جائے۔ اور چونکہ اس وقت مسلمانوں میں نظام نہیں ہوگا۔ اس لئے انہیں اس امر کیطرف توجہ دلانے کی بجائے زیادہ بہتر یہ ہے کہ صوفی رنگ میں انہیں مہدی معہود کو قبول کرنے کی طرف توجہ دلادی جائے۔ اسے مسلمانوں نے مان لیا۔ تو ان میں نظام بھی قائم ہو جائیگا

اور ان کی جدوجہد بھی نیک ثمرات پیدا کرنے لگ جائے گی۔ پس ان دینی راہنماؤں کا یہ نقص نہیں۔ بلکہ امت محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان تھا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے دینی راہنماؤں کے اس مشورہ کو قبول نہ کیا۔ آخر کیا نتیجہ ہوا۔ آج مسلمان لیس للانسان الا ما سعیٰ کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ اٹھنے کے لئے ہاتھ پاؤں بھی مارتے ہیں۔ مگر ترقی نہیں کر سکتے۔ ایک مفلوج آدمی خواہ کس قدر چلنے پھرنے کی خواہش کرے۔ وہ کس طرح چل پھر سکتا ہے جبکہ اس میں چلنے کی طاقت ہی نہ ہو۔ اسی طرح للانسان الا ما سعیٰ کا ورد کرنیکے باوجود مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ جب تک سعی اور جدوجہد کے لئے ان کے اندر نظام نہ ہو۔ ایمان نہ ہو۔ جوش نہ ہو۔ اخلاص نہ ہو۔ فدائیت نہ ہو۔ جاں نثاری نہ ہو۔ یہ سب باتیں مسلمانوں میں مفقود ہیں۔ مگر چاہتے یہ ہیں۔ کہ جدوجہد سے منازل ترقی طے کر جائیں۔ اس نقص کا علاج وہی ہے۔ جو بالفاظ "زمزم" دینی راہنماؤں نے تجویز کیا تھا۔ کہ وہ مہدئ معہود کو قبول کریں۔ اور اس کی ہدایات کے ماتحت چلیں۔ پھر دیکھیں کہ وہ کس طرح دنوں میں ترقی کر جاتے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام دنیا پہ چھا جاتے ہیں

مہدئ معہود ہونیکا مدعی

مسلمان کہیں گے۔ کہ کون مہدی معہود ہے جسے ہم قبول کریں۔ اس کے لئے انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا نے جس شخص کو مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے۔ وہ اپنی زبان سے اپنا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کر چکا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔

(۱) "خدا نے چاہا کہ یہ غلط خیالات دور ہوں۔ اس لئے اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدئ معہود کا خطاب دے کر میرے پر ظاہر فرمایا۔ کہ کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کی انتظار کرنا سراسر غلط خیال ہے"۔ (تحفہ قیصریہ صہ ۱۱)

(۲) "میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ میں کافر نہیں۔ بلکہ انا اوّل المؤمنین کا مصداق ہوں۔ اور یہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے"۔ (تبلیغ حق

تقریر حضرت مسیح موعودؑ منقول از الحکم)

(۳) خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

الف۔ انا ذالک النور والمجدد المامور والعبد المنصور۔ والمهدی المعهود والمسیح الموعود۔ (صہ ۱۸)

ب:۔ طوبیٰ لکم قد جاءکم المهدی المعهود ومعه المال الکثیر والمتاع المنضود (صہ ۲۷)

ج:۔ ایها الناس انی انا المسیح المحمدی وانی انا احمد ن المهدی وان ربی معی الیٰ یوم لحدی من یوم مهدی۔ (صہ ۲۷)

ترجمہ یہ ہے۔ کہ میں ہی وہ نور ہوں جس کو نازل کرنے کا خدا نے وعدہ فرمایا تھا۔ میں ہی مجدد ہوں۔ جو اس زمانہ میں مامور کیا گیا ہوں۔ میں ہی خدا کا تائید یافتہ عبد ہوں۔ میں ہی مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔ اے لوگو! تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ تمہارے پاس مہدئ معہود آ گیا۔ اور اس کے پاس بڑی کثرت سے مال ہے۔ اے لوگو۔ میں ہی مسیح محمدی اور احمد مہدی ہوں۔ اور میرا رب میرے ساتھ ہے۔ میری پیدائش کے دن سے لے کر میری موت کے دن تک۔

(۴) تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔ "وہ حق جو محض خدا نے ہمیں سمجھایا ہے یہ ہے۔ کہ مسیح جس کا دوسرا نام مہدی ہے۔ دنیا کی بادشاہت سے ہرگز حصہ نہیں پائے گا۔ بلکہ اس کے لئے آسمانی بادشاہت ہوگی"۔ (طبع اوّل صہ ۹)

(۵) الہام الٰہی۔ قیل ان هدی الله هو الهدیٰ وقالوا لولا نزل علیٰ رجل من قریتین عظیم کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔ "یعنی اس شخص کو مہدی معہود ہونے کا دعویٰ ہے۔ جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں مہدئ معہود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا۔ جو سر زمین اسلام ہے"۔ (تذکرہ صہ ۵۸۲)

(۶) مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدئ معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکم ہوں"۔ (تذکرہ صہ ۳۴۷) منقول از اربعین

(۷) حسین کامی سفیر سلطان روم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ "ماسوا اس کے میرے دعویٰ مسیح موعود اور مہدئ معہود کے بارے میں بھی کئی باتیں درمیان آئیں۔ میں نے اس کو بار بار سمجھایا۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں"۔ (تذکرہ صہ ۲۹۹)

(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ الہام ہوا ووجدک ضالاً فهدیٰ (تذکرہ صہ ۴۹) اور یہی الہام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مہدی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی مہدی تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ووجدک ضالاً فهدیٰ"۔ اسی طرح فرماتے ہیں "آنجناب کو مہدی اور عبد کا خدا تعالےٰ کی طرف سے لقب ملا تھا جس کی تشریح ابھی ہو چکی ہے" (ایام الصلح صہ ۱۴۷-۱۴۹)

اور چونکہ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی نازل ہوا ہے۔ اس لئے جس طرح اس الہام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہدی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی مہدویت کی خبر بھی اس الہام سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۹) تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱ و ۲ پر بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بتصریح وحی کے ذریعہ مجھ پر کھولا گیا ہے۔ کہ میں مہدی ہوں۔

ایک بہت بڑی علامت

(۱۰) پھر مہدئ معہود کی ایک بہت بڑی علامت احادیث صحیحہ میں یہ بیان کی گئی تھی۔ کہ اس کے زمانہ میں رمضان کے دنوں میں سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ اس طرح کہ چاند کو چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو اور سورج کو سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو گرہن ہوگا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ کوئی مدعی موجود ہو۔ اور پھر رمضان کے دنوں میں انہی تاریخوں میں سورج اور چاند دونوں کو گرہن ہوا ہو یہ علامت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں پوری ہو گئی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ روبارہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کو کہا "خسف القمر والشمس فی رمضان۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا۔ پس تم اے دونو صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۱۸)

گویا اس علامت کے مصداق ہونے کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا ہے۔ جو مہدئ معہود کی احادیث صحیحہ میں بیان کی گئی تھی۔

یہ وہ دعویٰ ہے۔ جو مسلمانوں کے سامنے ایک شخص نے قادیان کی سرزمین میں مبعوث ہو کر کیا۔ خوش قسمت لوگ اس آواز پر لبیک کہہ کر ترقی کی منازل بسرعت تمام طے کر رہے ہیں۔ مگر کہلانے والے مسلمان ابھی تک لیس للانسان الا ما سعیٰ کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اور نہیں جانتے کہ سعی بھی وہی مفید ہو سکتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے قواعد کے ماتحت ہو۔

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی کمزوری دور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک پندرہ آنے صرف۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ شہادت و ہجرت ۱۳۲۱ھ

شعبہ تربیت و اصلاح

مجالس مقامی۔ خدام میں تاریخ اسلام کا درس دیا گیا۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ اسی طرح دارالرحمت۔ بورڈنگ تحریک جدید دارالفضل۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ حلقہ مسجد مبارک دارالشیوخ میں نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف خاص توجہ دی گئی۔

مجالس بیرون۔ مجالس بیرون میں سے احمد آباد (سندھ) چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ دہلی اوڑہ۔ سونگھڑہ۔ جہلم۔ صدر سیالکوٹ۔ گھٹیالیاں چک ۳۵ ج سرگودہا۔ کراچی۔ توپخانہ بازار لاہور کیرنگ۔ وزیرآباد۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ۔ لاہور کریام۔ سرگودہا۔ کنڈاگھاٹ میں نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ سلسلہ کی کتب کا درس دیا گیا اجلاس منعقد کئے گئے۔ اور حقہ نوشی ترک کرنے کی ترغیب دی گئی۔

شعبہ تعلیم

مرکزی مساعی۔ قادیان کی مختلف مجالس میں دورے کر کے اراکین کو تعلیم ناخواندگان کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بعض محلہ جات میں تقاریر کر کے تجلیات الٰہیہ۔ و برکات الدعا کے امتحان میں شرکت کی ترغیب دلائی گئی۔ الفضل میں متعدد اعلانوں سے اس امتحان میں شمولیت کی تحریک کی گئی۔ قادیان میں امتحان کا انتظام کیا گیا۔

مجالس مقامی:۔ دارالرحمت میں تین طالب علم پڑھتے رہے۔ دارالبرکات میں نماز سکھائی جاتی رہی۔ دارالسعة میں نماز باترجمہ یاد کرائی گئی۔ دارالفتوح میں صبح درس دیا جاتا رہا۔ نماز باترجمہ اور دعائیں سکھائی جاتی رہیں۔ دارالشیوخ میں قرآن کریم باترجمہ سکھایا گیا۔

مجالس بیرون:۔ حیدرآباد۔ ناخواندگان کو قرآن مجید پڑھایا گیا۔ اوڑہ۔ خواتین کو لکھنا سکھایا گیا۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ دعائیں سکھائی گئیں۔ کنڈاگھاٹ۔ ایک شخص کو اردو اور ایک کو انگریزی پڑھائی گئی۔ کیرنگ۔ ناخواندہ اصحاب کو پڑھایا گیا۔ دہلی۔ تمام ناخواندگان جماعت کی فہرست بنا کر باقاعدہ کلاسز میں تقسیم کیا گیا۔ اور تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ کریام۔ ۲۵ ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ چک ۳۵ جنوبی سرگودہا۔ لائل پور۔ لاہور۔ کراچی۔ سونگھڑہ۔ سرگودہا میں بھی ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔

شعبہ اطفال

مرکزی کارگزاری:۔ "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے آخری حصہ کے امتحان کا انتظام کیا گیا۔ کل ۱۱۰ بچے امتحان میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۹۶ پاس ہوئے۔ آئندہ امتحان کے لئے نصاب کا اعلان کیا گیا۔ ماہانہ جلسہ کیا گیا۔ جس میں بزرگان سلسلہ سے تربیتی تقاریر کروائی گئیں مربیان اطفال کے ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ مرکزی ٹورنامنٹ میں شرکت کی تحریک کی جاتی رہی۔

مجالس مقامی:۔ بورڈنگ تحریک جدید دارالفضل۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالبرکات شرقی دارالرحمت۔ دارالبرکات۔ دارالسعة اور دارالشیوخ میں نماز کی باقاعدگی کی طرف خاص دھیان دیا گیا۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ اور دارالفضل میں اطفال کے تربیتی جلسے ہوئے۔ ورزشی مقابلے کرائے جاتے رہے۔ تمام محلوں نے ٹورنمنٹ میں حصہ لیا۔ بورڈنگ تحریک جدید دارالفضل۔ دارالبرکات شرقی دارالرحمت اور دارالشیوخ میں اطفال کو امتحان کی تیاری کرائی گئی۔ انہیں دعائیں سکھائی گئیں۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ اور دارالبرکات شرقی میں بچوں کے جلسے کئے جاتے رہے۔

مجالس بیرون:۔ اوڑہ۔ چک ۹۹ دنیاپور۔ کیرنگ۔ کریام۔ گوکھووال۔ امرتسر لائل پور۔ لاہور۔ سونگھڑہ۔ سرگودہا۔ گوجرانوالہ شہر جہلم۔ سیالکوٹ صدر۔ داتا زیدکا۔ سیدوالا میں اطفال احمدیہ باقاعدہ کام کرتے رہے۔ نمازوں میں حاضری کی کوشش کی جاتی رہی۔ نماز اور دعائیں سکھائی جاتی رہیں۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

مرکزی مساعی:۔ خدام و اطفال کے ورزشی مقابلے کروائے گئے۔ جن میں سوگز۔ ایک میل۔ نصف میل کی دوڑیں۔ گولا پھینکنا۔ اونچی آواز۔ پیغام رسانی۔ کلائی پکڑنا۔ بینڈھا لڑائی چھلانگوں اور تیرنے کے مقابلے ہوئے۔ ورزش اجتماعی کا انتظام کیا جاتا رہا۔ قادیان کی تمام مجالس نے ٹورنمنٹ میں حصہ لیا۔

مجالس مقامی:۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام فٹ بال اور والی بال کھیلتے رہے۔ دارالفضل۔ دارالبرکات شرقی۔ دارالرحمت۔ دارالفتوح کے خدام ورزش اجتماعی میں شریک ہوتے رہے دارالشیوخ کے خدام میرڈبا۔ والی بال اور فٹ بال کھیلتے رہے۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام بھی ورزش کرتے رہے۔

مجالس بیرون:۔ کنڈاگھاٹ سیالکوٹ دنیاپور۔ کیرنگ۔ دہلی کریام۔ چک ۳۵ شمالی کانپور۔ سرگودہا۔ گھٹیالیاں۔ امرتسر۔ حیدرآباد لائل پور۔ سونگھڑہ۔ لاہور۔ اور کراچی کے خدام ورزش جسمانی کرتے رہے۔

شعبہ تجنید

ماہ شہادت میں داتا زیدکا۔ میرپور خاص کراچی۔ لائل پور۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ کرکی راہوں۔ وزیرآباد۔ سرگودہا۔ کشمیر۔ شیخوپورہ ڈیریوالہ سے اکسٹھ اصحاب خدام الاحمدیہ میں نئے داخل ہوئے۔ اور ماہ ہجرت میں دہلی۔ کرکی۔ توپخانہ لاہور۔ اور قادیان سے پندرہ اصحاب۔

شعبہ ایثار و استقلال

مجالس مقامی میں سے دارالفضل۔ دارالبرکات دارالشیوخ۔ دارالرحمت۔ دارالبرکات شرقی۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالانوار اور دارالسعة اور بیرونی مجالس میں سے اوڑہ۔ کریام۔ گھٹیالیاں۔ لائل پور۔ سونگھڑہ۔ چک ۹۹ کیرنگ۔ دہلی حیدرآباد دکن۔ امرتسر۔ لاہور۔ کراچی کے خدام نہایت باقاعدگی اور استقلال سے کام کرتے رہے۔ اور ایثار کے اعلیٰ نمونے دکھاتے رہے لاہور اور حیدرآباد دکن کے خدام نے تبلیغ میں خاص کوشش کی۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دارالتبلیغ گولڈ کوسٹ کی رپورٹ بابت ماہ مئی و جون ۴۲ء

سرزمین گولڈ کوسٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ مئی اور جون میں ۷۵ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۲۴ لیکچر دیئے گئے۔ ۱۷۵۲ اشخاص ان تقاریر سے مستفید ہوئے ۴۲ نومبائعین سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ماہ مئی میں انسپکٹر آف سکولز نے ہمارے مدارس کا معائنہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکولوں کے حسن انتظام سے بہت ہی متأثر ہوا۔ اختتام معائنہ پر اس نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ نیز ہمارے تین مدارس کی گرانٹ میں باوجود ملکی اقتصادی حالت کی خرابی کے پانچ فیصدی اضافہ کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ انسپکٹر صاحب مذکور کو ایک گھنٹہ کے قریب تبلیغ کرنے کا موقع میسر آیا۔ روانگی کے وقت سلسلہ کا لٹریچر انہیں بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ جسے انہوں نے نہایت شکریہ و مسرت کے ساتھ قبول کیا۔ ماہ جون کے نصف میں بعض ضروری امور متعلقہ جماعت کے متعلق چیف رؤساء سے مشورہ طلب کیا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں روزانہ ڈاک کے باقاعدہ جوابات دیئے جاتے رہے۔ ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس جاری رہا۔ طلباء مبلغین کلاس کو اسباق دیئے جاتے رہے پانچ طلباء نے مئی کے ابتدائی ایام میں قرآن مجید مکمل باترجمہ معہ مختصر تفسیری نوٹ کے ختم کیا۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ ان نوجوانوں کے ازدیاد علم اور معرفت کیلئے دعا فرما دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح طور پر سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار نذیر احمد مبشر سیالکوٹی مبلغ گولڈ کوسٹ

ذیابیطس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔ "سفوف ذیابیطس" اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی۔ اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍ ۱؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نومسلمہ کے حادثہ کی مختصر روئداد

غلام سکینہ نومسلمہ کو ۱۳ر اگست ۱۹۴۲ء کو دس بجے صبح سرکاری دفاتر کے سامنے سے اٹھا یا گیا - اور دس گھنٹے تک کرنل سنسار سنگھ کے مکان میں بند رکھا گیا۔ حکام متعلقہ اسے جابروں سے حاصل کرنے میں قاصر رہے - اور اُسے مسلح لوگ علی الاعلان موٹر میں ڈالکر اکھنور والی سڑک پر کہیں باہر لے گئے - اسی روز اور اس کے بعد مسلم کانفرنس نے متواتر پبلک جلسے کئے۔ مختلف اداروں اور حکام اعلےٰ کو تار اور عرضداشتوں کے ذریعہ امر واقعہ کی اطلاع دی گئی - اور انصاف چاہا گیا - ۱۵ر اگست کو مسٹر آر - سی بیل انسپکٹر جنرل پولیس سری نگر سے جموں تشریف لائے - اور معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ۱۷ر اگست کو مسٹر اے - آر ساغر جنرل سکرٹری مسلم کانفرنس کی تین ماہ کے لئے زبان بندی کر دی گئی - اور اگلے روز مسلمانوں کا گلا دبانے کے لئے شہر جموں اور شہر کے اردگرد پانچ میل تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی - اسی روز باوا سنگھ ڈرائیور - عطر سنگھ اور سورن سنگھ کو گرفتار کر کے نومسلمہ کے متعلق کچھ اطلاع حاصل کئے بغیر ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

۱۹ر اگست کو کیپٹن ساگرا سنگھ صاحب کی افسوسناک موت واقع ہوئی - اور دوسرے دن ان کی ارتھی کا جلوس نکالا گیا - جس میں راجپوت برادری کے برعکس ہندو نوجوان سبھا کے کارکنوں نے بڑے جوش وخروش کا اظہار کیا - ۲۱ر اگست کو انسپکٹر جنرل پولیس خلاف توقع سری نگر طلب کر لئے گئے - اسی دن وزیر اعظم نے مسلم کانفرنس کے ایک وفد کو یقین دلایا - کہ انصاف کیا جائے گا - اور ملزموں کو خواہ وہ کتنے ہی با رسوخ کیوں نہ ہوں - قرار واقعی سزا دی جائے گی - لیکن یہ اعلان اس وقت "محض اعلان" ہی ہے - ۲۲ر اگست کو محکمہ اطلاعات کی طرف سے ایک گمراہ کن اور مغالطہ آمیز بیان شائع کیا گیا جس نے مسلمانوں میں ناراضگی کی لہر دوڑا دی - اسوقت تک نہ تو ان لوگوں کو گرفتار کیا جاسکا ہے - جنہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا - اور نہ ہی غلام سکینہ نومسلمہ کا کھوج لگایا جاسکا ہے - اور اس کی سلامتی کے متعلق جو افواہیں اڑ رہی ہیں - ان کا جھوٹ سچ بھی معلوم نہیں کیا جا سکا -

اس دوران میں ہندوستان کے اسلامی پریس نے اس ہولناک واقعہ کو کافی اہمیت دی ہے بہت سی بیرونی اسلامی جماعتیں دلچسپی اور ہمدردی کا اظہار کر رہی ہیں - اندرون ریاست میں بھی جگہ جگہ جلسے منعقد ہو رہے اور بعض مقامات پر ہڑتالیں بھی کی گئی ہیں - مسلمان آزادئ مذہب اور تحفظ قانون وامن کی گارنٹی حاصل کرنے کے لئے پوری کوشش صرف کرنے پر تیار ہیں -

جنرل سکرٹری آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس جموں -

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشؔر کو اطلاع

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشّر کے بچے سخت بیمار ہیں - اُن کی بچی نجم النساء فوت ہوگئی ہے - وہ جلد واپس تشریف لے آئیں -
عبدالرحمٰن بی - اے - نومسلم قادیان

تبدیلی!

مرزا محمد شریف بیگ صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ - اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کا تبادلہ یہاں سے قصور ہو گیا ہے - اور قصور جیل میں ان کو انچارج لگایا گیا ہے -
خاکسار محمد بخش ممبر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

درخواست دُعا:- ابوعبیداللہ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی جنکی عمر اب ۸۵ سال کے قریب ہو چکی ہے - عرصہ چھ سال سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں - اور احباب سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں - کہ انکی صحت کیلئے دعا فرمائی جائے - رمضان المبارک کے ایام قریب آ رہے ہیں احباب ان دنوں میں خصوصاً - حضرت حافظ صاحب کو خصوصاً اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں -

مقبول عام موتی سُرمہ

ضعف بصر - ککرے - جلن - پھولا - جالا - خارش چشم - پانی بہنا - دھند - غبار - ڈبال - ناخونہ - گوہانجنی - رتوندا (شب کوری) سُرخی - ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جس نے ایک دفعہ استعمال کیا - وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا - جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں - وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں - قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ -

سکھ دوست کی گواہی
جملہ امراض چشم کیلئے تریاق
جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد ایڈیٹر رسالہ پھلواڑی اپنے فروری ۱۹۴۲ء کے پرچہ میں لکھتے ہیں - کہ "میں نے نہ صرف خود ہی موتی سرمہ استعمال کیا - بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی استعمال کروایا - بلاشبہ یہ سرمہ بہت مفید اور جملہ امراض چشم کے لئے تریاق ہے - آنکھوں کی صفائی اور ترقی بصارت کے لئے بے حد مفید - خواہشمند احباب استعمال کر کے ضرور اس سے فائدہ اٹھائیں -"

ہندو دوست کا ارشاد
بے حد مفید پایا
جناب ٹھاکر رودر پال سنگھ صاحب سب - انسپکٹر پولیس - پولیس لائن جون پور سے لکھتے ہیں :- کہ "میں پہلے بھی آپ کا سرمہ کئی بار استعمال کر چکا ہوں - بے حد مفید پایا جتنی تعریف کی جائے کم - براہ کرم دو شیشی اور بھیجئے!"

مسلمان دوست کا فرمان
مفید ہونیکے نہایت مداح
جناب مولوی دوست محمد خانصاحب تھانہ ڈیرہ اسماعیل خاں سے تحریر فرماتے ہیں - کہ دس روپے کا موتی سرمہ جناب خانصاحب سردار حاجی محمد خانصاحب نوردار رسالدار ملٹری بارڈر پولیس کے نام ارسال فرمائیے - آپ سے مخفی نہ رہے کہ سردار صاحب ممدوح آپکا موتی سرمہ ہر سال دس روپے کا منگوا کر غربا میں مفت تقسیم فرماتے ہیں - اور اسکے مفید ہونے کے نہایت مداح اور معتقد ہیں -

ملنے کا پتہ :- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

میک ورکس کے تیار کردہ

ہیٹر:- بجلی سے آٹھ منٹ میں ایک چائے دانی تیار کر دیتا ہے
میک لائٹ:- رات کے وقت مدھم روشنی کے لئے بہترین ایجاد ہے
میک ورکس قادیان
B.33

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حبوب کپساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے - اٹھا نہیں جاتا - لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے - ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے - اگر اس کا سبب ملیریا - جگر کی خرابی ہے - تو شباکن استعمال کریں - اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری ہے - یا خون کی کمی ہے - تو

حبوب کپساب

استعمال کریں - قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن یکم ستمبر۔ آج جنگی دفتر نے اعلان کیا ہے کہ مصر کے مورچہ پر پھر لڑائی تیز ہوگئی ہے۔ کل پو پھٹنے سے قبل جرمن فوجوں نے اتحادی افواج کے بائیں بازو پر حملہ کر کے آگے بڑھنا چاہا۔ مگر اتحادی دستے فوراً مقابلہ پر آگئے۔ لڑائی جاری ہے۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ حملہ بڑے پیمانہ پر جنگ کی ابتداء ہے۔ اطالوی فوج کے بعض دستوں نے اتحادی فوج کے بڑے مورچہ پر بھی حملہ کیا مگر انہیں مار کر پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اور اس میں ان کا بہت نقصان ہوا۔ اتوار کی شب کو سیرینیکا کے ساحل کے پاس اتحادی طیاروں نے دشمن کے طیاروں پر کامیاب حملہ کیا۔ بحیرہ روم میں دشمن کے ایک ٹینکر کو آگ لگا دی اور العالمین میں دشمن کی فوجوں پر بمباری کی۔

ماسکو یکم ستمبر۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل دن بھر سٹالن گراڈ کے مغرب میں بھیانک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ جرمن یہاں اور ٹینک لے آئے ہیں۔ مگر پھر بھی روسیوں نے انکی پیشقدمی روک دی۔ بلکہ کچھ آگے بڑھ گئے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں جرمن حملوں کا زور بہت گھٹ گیا ہے۔ کوٹل نیکو وو کے علاقہ میں جرمن ایک ریلوے لائن کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہو سکے۔ کاکیشیا کے دونوں محاذوں پر روسی بچاؤ کی سخت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ جو جرمن فوجیں بحیرہ اسود کی طرف جانا چاہتی ہیں۔ وہ پہاڑوں میں پہنچکر مشکلات میں پھنس گئی ہیں۔ ماسکو کے مغرب میں روسی فوجیں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس محاذ پر کل دن بھر روسیوں کی بھاری توپیں دشمن پر شدید گولہ باری کرتی رہیں۔ کالینن کے محاذ پر روسیوں نے تین اہم شہر دشمن سے واپس لے لئے ہیں۔

سڈنی یکم ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی نیوگنی میں اتحادیوں کے ہاتھوں بہت بری طرح پٹ کر ملن کی کھاڑی کے علاقہ کو خالی کر گئے ہیں۔ یہاں انہیں بھاری نقصان پہنچا۔ بونا کے جنوب میں کوکوڈا کے مقام پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

چنگ کنگ یکم ستمبر۔ امریکن ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے ہند چینی میں حملہ کر کے دشمن کے ٹھکانوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ انہوں نے برما روڈ کے آخری شہر لاشیو پر بھی حملہ کیا۔ ہوائی بندرگاہ اور مال گوداموں پر بم برسائے۔ ہوائی بندرگاہ پر ۲۳ بم گرائے گئے۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ چینی فوجوں نے سکیانگ پر قبضہ کر لیا ہے اور اب جاپانی یہاں سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ منگاؤ کے مغرب میں بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ چینی فوجوں نے یکیانگ کیانگسی ریلوے کے ایک اہم سٹیشن پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بعض اہم شہر جاپانیوں سے واپس چھین لئے ہیں۔

لکھنؤ یکم ستمبر۔ یو۔پی گورنمنٹ نے کل رات اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں ہر جگہ حالت سدھر رہی ہے۔ گویا افسروں نے فسادات کو دبانے کے لئے جو قدم اٹھایا۔ اس کا نتیجہ خاطر خواہ نکل رہا ہے۔ اور بلوائیوں کے ساتھ پبلک کو ہمدردی نہیں ہے۔ بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں عام طور پر حالت درست ہو گئی ہے۔ چند ایک جگہ معمولی گڑبڑ ہوئی۔

کلکتہ یکم ستمبر۔ حکومت کی طرف سے خبروں کی اشاعت پر پابندیوں کی وجہ سے بند شدہ پندرہ اخباروں میں سے گیارہ پھر جاری ہو گئے ہیں۔

دہلی یکم ستمبر۔ سر سکندر حیات خاں مڈل ایسٹ میں ہندوستان کی فوجوں کے معائنہ کے بعد کل شام کو کراچی پہنچ گئے۔ آپ آج شام لاہور پہنچ جائینگے۔

مدراس یکم ستمبر۔ جنگ کے سلسلہ میں ریشم کی مانگ چونکہ زیادہ ہے۔ اسلئے مدراس گورنمنٹ کالیگال میں ریشم کا ایک کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ اور اسکے متعلق حکومت ہند کے ساتھ اس کا ایک معاہدہ ہوا ہے۔ شہتوت کے درخت پہلے سے بہت زیادہ رقبہ میں بوئے جائینگے۔

لاہور ۳۱ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے اخبار پرتاپ اور اس کے پریس کی علی الترتیب دو ہزار اور پانچ سو روپیہ کی ضمانتیں ضبط کرنے کے بعد دس ہزار اور دو ہزار کی نئی ضمانتیں طلب کی تھیں۔ اخبار مذکور نے اس حکم کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کیا۔ اور درخواست دی کہ تا فیصلہ مقدمہ اس حکم پر عمل کو روکنے کے لئے حکم دیا جائے۔ آج ہائیکورٹ کے فل بنچ نے حکم دیا۔ کہ اس حکم پر عمل نہ ہو۔ لیکن پرتاپ کو حکم دیا۔ کہ وہ تا فیصلہ دو ہزار اور پریس پانسو روپیہ ضمانت ہائیکورٹ کے خزانچی کے پاس جمع کرا دے۔ اگر اپیل کے فیصلہ تک پرتاپ نے کوئی ایسی خبر شائع کی جس پر ایکشن لینا حکومت کے نزدیک ضروری ہوا۔ تو ہائی کورٹ یہ رقم گورنمنٹ کے حوالہ کر دیگی۔ ورنہ پرتاپ اور اس کے پریس کو واپس کر دی جائے گی۔

دہلی ۳۱ اگست۔ ہندو مہا سبھا کی مجلس عاملہ نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً قومی مطالبہ کو منظور کر کے ہندوستان میں قومی حکومت قائم کرے۔ ورنہ ہندو مہا سبھا ایسے ذرائع اختیار کریگی جس سے اتحادی سمجھ لیں کہ ہندوستانی زیادہ دیر تک دبے نہیں رہ سکتے۔ نیا پروگرام تیار کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ روسی کاکیشیا سے والگا کے رستہ بڑی سرعت سے تیل وغیرہ نکال کر شمالی روس میں لا رہے ہیں۔ اب ریلوں کا سلسلہ بہت حد تک منقطع ہو چکا ہے۔ ماسکو سٹالن گراڈ ریلوے بھی بند ہو چکی ہے اور روسی والگا کے رستہ کو کھلا رکھنے کیلئے زبردست جد و جہد کر رہے ہیں۔ اسکے علاوہ روسی ماہرین بحیرہ کیسپین کے شمال میں تیل کے نئے کنوئیں کھدوا رہے ہیں۔ اور اس علاقہ میں ایک دوسرا باکو بنا رہے ہیں۔

لنڈن یکم ستمبر۔ برطانی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے اخبار مانچسٹر گارڈین میں لکھا ہے کہ جسقدر بھی جلد ممکن ہو گاندھی جی اور دیگر کانگرسی لیڈروں کو رہا کرنا چاہیئے۔ اور انکے ذریعہ سیاسی مسئلہ کو حل کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ برطانیہ کے سمندری محکمہ کے فنانس سکرٹری نے ایک بیان میں کہا کہ جو لوگ فوری طور پر یورپ میں دوسرا محاذ جنگ قائم کئے جانیکے متعلق ایجی ٹیشن کر رہے ہیں۔ انکی معلومات غلط ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اسکی اہمیت کیا ہے۔ اگر یہ بحث بند نہ کی گئی تو روس اور برطانیہ دونوں کو نقصان پہنچیگا۔

دہلی ۳۱ اگست۔ گاندھی آشرم کے چار ممبر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مدراس میں ایک عدالت پر پکٹنگ کی کوشش کی گئی۔ بمبئی میں کرفیو آرڈر ختم کر دیا گیا ہے۔ الہ آباد میں کانگرس کے نئے دفاتر پر بھی پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ پٹنہ یونیورسٹی کی بلڈنگ پر فوجی قبضہ ہو گیا ہے۔ اس لئے یونیورسٹی کے دفاتر وہاں سے دوسری جگہ منتقل کر لئے گئے ہیں۔ کلکتہ میں امن و امان ہے۔ پولیس کا پہرہ لگا ہوا ہے۔

لائلپور ۳۱ اگست۔ روئی دیسی دو روپے پانچ آنے۔ توریہ سات روپے۔ تیل توریہ پندرہ روپے دس آنے۔ بنولہ دیسی پیور تین روپے چھ آنے۔ امرتسر میں توریہ چھ روپے پندرہ آنے چھ پائی۔ لاہور میں سونا ۵۹ روپے پانچ آنے۔ چاندی ۸۵ روپے ۷ آنے۔

لاہور ۳۱ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ زمینوں کو عارضی پٹہ پر دینے کے قواعد میں ایک نئی دفعہ کا اضافہ کیا جائے۔ جس کے رو سے پٹہ پر زمین لینے والا اگر اس میں اجناس خوردنی اور چارہ کاشت کرنیکی شرط کو پورا کرنے سے قاصر رہیگا۔ تو وہ پٹہ منسوخ ہو جائیگا۔ اور پٹہ لکھنے والے سے پوری میعاد کا لگان وصول کیا جائیگا۔

چنگ کنگ یکم ستمبر۔ امریکہ کے فضائی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے شمالی برما میں میکینا کی چھاؤنی پر پھر حملہ کیا۔ پانچ جگہ آگ لگ گئی۔ تمام حملہ آور طیارے واپس آگئے۔

دہلی یکم ستمبر۔ انڈین ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس کے طیاروں نے برما میں کالیوا کے مقام پر بم برسائے اور فوجی عمارتوں نیز دریا میں جاپانی کشتیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔

چنگ کنگ یکم ستمبر۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجیں جنوب مشرقی چین میں چکیانگ کے صوبہ سے جاپانیوں کو نکالنے میں برابر مصروف ہیں۔ اور زور کے حملے کر رہی ہیں۔ کنٹن ہنکاؤ ریلوے کے ساتھ ساتھ بھی ان کے حملے جاری ہیں۔ اس صوبہ کے صدر مقام سے اب وہ صرف بارہ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ سین ٹانگ پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور نانچنگ کے بالکل قریب پہنچ گئی ہیں۔

لاہور یکم ستمبر۔ ڈیوک آف کینٹ کی وفات پر گورنر پنجاب نے اہل صوبہ کی طرف سے ملک معظم کو اظہار ہمدردی کا جو تار ارسال کیا تھا۔ اسکے جواب میں ملک معظم کی طرف سے ہز ایکسیلنسی کو شکریہ کا تار موصول ہوا ہے جس میں پنجابیوں کے مخلصانہ جذبات پر مسرت کا اظہار کیا گیا ہے۔

قاہرہ یکم ستمبر۔ کل صبح جنوبی علاقہ میں جرمن فوجوں نے ہمارے مورچوں پر پہنچنے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ لڑائی جاری ہے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ریت کے شدید طوفان اٹھتے رہے جس سے اتحادی سرگرمیوں میں کچھ روکاوٹ پیدا ہوئی۔ تاہم اتحادی طیاروں نے دشمن کی فوجی لاریوں پر زور کے حملے کئے اور کافی نقصان پہنچایا۔

ماسکو یکم ستمبر۔ دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں کلیڈسکایا کے محاذ پر برابر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن بہت زیادہ تعداد میں پیدل فوج اور ٹینک میدان میں لا رہے ہیں۔ اور نقصان کی پرواہ کئے بغیر شہر کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اسوقت جرمن ٹینک سٹالن گراڈ کی قلعہ بندیوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ کوٹل نیکو وو کے محاذ پر روسی صفوں میں جرمنوں نے جو دراڑ ڈالی تھی اسکے بارہ میں اعلان میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

لنڈن یکم ستمبر۔ خلیج ملن میں شکست کھانے اور نقصان اٹھانیکے باوجود جاپانی کوکوڈا میں آسٹریلین دستوں پر حملے کر رہے ہیں۔ نیوگنی میں برابر جھڑپیں ہو رہی ہیں۔

دہلی ۳۱ اگست۔ مسلم لیگ کا جو ہفتہ وار انگریزی اخبار "ڈان" شائع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق لیگ کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اسے عنقریب روزانہ کر دیا جائے گا۔

جموں ۳۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کی حکومت نے ۲ لاکھ من چاول کے عوض یو۔پی سے گندم منگوانے کا فیصلہ کیا ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)